بحث و نظر

انسانی مساوات اور مذاہب عالم

سلطان احمد اصلاحی

انسانی سماج کو آزادی و مساوات سے ہمکنار کرنے کے سلسلے میں یورپ کی ناکامی ایک معلوم حقیقت ہے[1]۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس ذیل میں مذاہب کا کیا کردار ہے؟ آج کی دنیا میں لادینی افکار و نظریات کو جیسا کچھ بھی فروغ حاصل ہے۔ تاہم اب بھی انسانی سماج پر مذہب کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ اور اپنے ماننے والوں کے قلب و دماغ پر اسے غیر معمولی اثر و رسوخ حاصل ہے اس لئے اس ضمن میں اس کے کردار پر گفتگو کی جانی ضروری ہے۔ اس کا افسوس ضرور ہے کہ لادینی افکار و نظریات کی طرح عام طور پر مذاہب عالم بھی انسانیت کو امن و سکون عطا کرنے سے قاصر ہیں۔ اور ان کے سائے تلے رہ کر انسانی زندگی کی دوسری عزیز قدروں کی طرح عدل و انصاف اور آزادی و مساوات کی نعمت سے بھی محروم ہی رہتا ہے مذاہب کی یہ فہرست بہت طویل ہے۔ اس لئے ہم نمونے کے طور پر دنیا کے چار بڑے مذاہب کا تذکرہ کریں گے۔ ہندومت، یہودیت، بدھ مت اور عیسائیت۔ دوسرے مذاہب کو بھی انہی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو: تحقیقات اسلامی علی گڑھ کے شمارہ اول جنوری تا مارچ ۱۹۸۲ء میں راقم الحروف کا مضمون: "تصور مساوات کا پس منظر"

ہندو مت مذاہب عالم میں تاریخی اعتبار سے ہندو مت سب سے قدیم ہے۔ اور ہمارا اس سے واسطہ بھی سب سے زیادہ براہ راست ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہم اسی کا جائزہ لیں گے کہ انسانی سماج کو آزادی و مساوات سے ہمکنار کرنے کے سلسلے میں اس کا کیا کردار ہے؟ ہندو مت کو آزادی و مساوات کی قدروں سے کیا نسبت ہے، اس کے سلسلے میں شائد اس سے بہتر کوئی مثال نہ ہوسکے کہ ان کے درمیان وہی نسبت ہے جو آگ اور پانی کے درمیان ہے، ہندو دھرم کا سارا نظام برہمنیت کے گرد گردش کرتا ہے جس کے اندر برہمن انسان ہوتے ہوئے بھی فوق الانسانی حقوق و اختیارات کا مالک ہے۔ اس کے علاوہ جتنی بھی قومیں ہیں ان کا بس فریضہ منصبی یہ ہے کہ وہ مختلف حیثیتوں اور مختلف مراتب میں اس کی خدمت گذاری کا فرض انجام دیتی رہیں۔ اس کے لئے ہمیں منوسمرتی کا مطالعہ کرنا چاہیئے جسے ہندو مت کے مستند ترین قانونی ماخذ ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ اور جو اپنے کو ہندو مت کے قدیم ترین ماخذ یعنی ویدوں کی شارح اور ان کے محافظ کی حیثیت سے پیش کرتی ہے۔[۱]

منوسمرتی یوں تو انسانی زندگی سے متعلق تقریباً سبھی گوشوں کے سلسلے میں احکام و ہدایات پیش کرتی ہے لیکن اس کا سب سے نمایاں عنصر اس کا ذات پات کا نظام، ورن آشرم، اور طبقاتی امتیاز، کی تعلیم ہے، کہ اس سے متعلق اشلوکوں کو اگر کوئی شخص نقل کرنا بھی چاہے تو تھک کر اسے چھوڑنے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کتاب کا مقصد تصنیف ہی اندرون ملک برہمنوں کی اجارہ داری کا استحکام اور حکومت کے ادارے سے لے کر اس کے عوام تک ہر ایک کو ان کی خدمت گذاری اور ان کی وفاداری کے لئے تیار کرنا ہے۔ صرف نمونے کے طور پر ہم اس کا ایک منتخب حصہ نقل کرتے ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نسل انسانی کی یہ تقسیم کتنی بے رحم، کتنی ظالمانہ اور کتنی

---

[۱] منوسمرتی (ادھیائے ۱:۴)

جابرانہ تھی۔ منو انسانی نسل کو چار طبقوں میں تقسیم کرتا ہے یعنی برہمن، کشتری، ویشیہ اور شودر، اور پیدائش سے لیکر موت تک زندگی کے ہر میدان میں خاص طور پر شودر کو اسفل قرار دے کر اسے ابدالآباد تک کے لئے ذلت و رسوائی کے کھڈ میں گرا دیتا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے:[1]

"واسطے ترقی عالم کے (برہمانے) مکھ (یعنی منہ) سے براہمن کو، باہنہ سے کشتری کو جانگھ سے ویش کو اور پاؤں سے شودر کو پیدا کیا"[2]

(ادھیائے ۱ : ۳۱)

اس پوری کائنات کی حفاظت کے لئے مہاتیجوی (بڑے مرتاض) برہما نے منہ، باہنہ، جانگھ، چرن (یعنی پاؤں) سے پیدا ہوئے چار ورنوں کے کرم الگ الگ مقرر کئے (۱ : ۸۷)

وید پڑھنا، وید پڑھانا، یگیہ کرنا، یگیہ کرانا، دان دینا، دان لینا یہ چھ کرم براہمن کے لئے بنائے (۱ : ۸۸)

رعایا کی حفاظت کرنا، دان دینا، یگیہ کرنا، وید پڑھنا، دنیا کی نعمتوں میں دل نہ لگانا یہ پانچ کرم کشتری کے لئے مقرر کئے۔ (۱ : ۸۹)

چارپایوں کی حفاظت کرنا، دان دینا، یگیہ کرنا، وید پڑھنا، تجارت کرنا، سود بیاج لینا، کھیتی کرنا یہ سات کام ویش کے لئے مقرر کئے (۱ : ۹۰)

---

[1] ہمارے سامنے منوسمرتی کا لالہ سوامی دیال صاحب کا اردو ترجمہ ہے جو اصل سنسکرت متن کے ساتھ مطبع نول کشور کانپور سے دوسری بار شائع ہوا ہے لیکن یہ ترجمہ ہندی آمیز بہت ہے اس لئے ہم نے قارئین کی سہولت کے لئے حسب ضرورت ہندی الفاظ کو اردو میں بدل دیا ہے یا پھر ان کا اردو مرادف نقل کر دیا ہے اسی طرح جا بجا جملوں کی ساخت بھی تبدیل کر دی گئی ہے۔

[2] یہی مضمون رگ وید (۱۰ : ۹ : ۱۲) اور بھاگوت پران (۲ : ۵ : ۳۷) میں بھی آیا ہے۔ بحوالہ الجہاد فی الاسلام / ۳۶۵

شودر کے لئے ایک ہی کرم پربھو نے ٹھہرایا یعنی صدق دل سے ان تینوں ورنوں کی خدمت کرنا۔ (۱ : ۹۱)

منو کے نزدیک شودر کے حصے میں ذلت دپستی کے سوا اور کچھ نہیں، بڑائی صرف برہمن کے لئے ہے۔

دنیا میں براہمن بوجہ دھرم کے سب سے افضل ہے۔ اس لئے کہ نہایت پاک عضو (یعنی منہ) سے پیدا ہوا ہے اور وید کا استعمال رکھتا ہے (۱ : ۹۲)

جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب گویا براہمنوں کی نج کی چیز ہے کیوں کہ برہماجی کے مکھ سے پیدا اور سب سے افضل ہے۔ اس لئے سب چیزوں کا مالک براہمن ہوسکتا ہے (۱ : ۱۰۰)

براہمن کے نام میں لفظ منگل یعنی خوشی اور کشتری کے نام میں لفظ بل یعنی طاقت اور ویشیہ کے نام میں لفظ دھن یعنی دولت اور شودر کے نام میں لفظ نندا یعنی تحقیر شامل کرنا چاہیئے (۲ : ۳۱)

براہمن، کشتری، ویشیہ اور شودر ان کے نام کے آخر میں الفاظ شرم (یعنی محنت) رکشا (یعنی حفاظت) پشٹ (یعنی طاقت) اور پریشیہ (یعنی ذلت) شامل کرنا چاہیئے (۲ : ۳۲)

دوج ذاتیں صرف تین ہیں یعنی براہمن، کشتری و ویشیہ، چوتھی ذات شودر کا صرف ایک جنم ہے اور کوئی ذات پانچویں نہیں ہے۔ (۱۰ : ۴)

معاشرتی زندگی میں منو شودر اور اس کے ہم جنس چانڈال کو یہ مقام دیتا ہے،

شودر کی لڑکی کو اپنے پلنگ پر بٹھلانے سے براہمن نرک میں جاتا ہے اور اس سے لڑکا پیدا ہونے سے دھرم کرم سے الگ ہو جاتا ہے (۳ : ۱۷)

چانڈال، سور، مرغا، کتا، حیض والی عورت، نامرد یہ سب
لوگ براہمنوں کو بھوجن کرتے ہوئے نہ دیکھیں۔ (۳ : ۲۳۹)
جو کوئی شرادھ (دعوت بعد مرگ) کے ان کو بھوجن کرکے جوٹھا
ان شودر کو دیتا ہے وہ موڑھ نیچے سر کئے ہوئے کال سوتر نام نرک میں
جاتا ہے (۳ : ۲۴۹)
شودر کو صلاح نہ دے سوائے داس (یعنی اپنے غلام) کے اور
شودروں کو جوٹھا ان نہ دے جو ہیہ سون کرنے سے بچ رہا ہے وہ
شودر کو نہ دے اور دھرم اور برت کا اپدیش بھی شودر کو نہ دے (۴ : ۸۰)
جو براہمن کا ہم ذات موجود ہو تو اس مردہ براہمن کو شودر نہ لیجائے
کیونکہ شودر کے چھونے سے اس کے بدن کی آگ میں آہت دینا (یعنی
جلانا) سورگ کے واسطے نہیں ہوتا۔ (۵ : ۱۰۴)
نیائے (یعنی انصاف) سے رہنے والے شودر کو مہینہ کے اندر
ایک بار حجامت کرانا چاہیئے، اس کی طہارت ویشیہ کی مانند ہے اور
براہمن کا پس خوردہ اس کی غذا ہے (۵ : ۱۴۰)
منو شودر کے لئے مذہبی علم کے دریچوں کو بھی بند قرار دیتا ہے۔
جو شخص شودر کو دھرم اور برت کا اپدیش دیتا ہے وہ مع اس شودر
کے اسمبرت نام نرک میں جاتا ہے (۴ : ۸۱)
پڑھنے میں حرف حرف صاف زبان سے نکلے اور شودر کے پاس نہ
پڑھے[۱] اور اگر رات کے چوتھے پہر میں وید کے پڑھنے سے تھک جائے تو

---

[۱] اسی طرح گوتم (۱۲ : ۴ - ۶) میں ہے: اگر کوئی شودر بالارادہ وید کے الفاظ سن
لے تو اس کے کان میں پگھلی ہوئی رانگ یا لاکھ ڈال دی جائے، اگر وید کی عبارت پڑھے تو
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سوے نہیں ۔ (۴ : ۹۹)

اسی طرح منو براہمنوں کے سلسلے میں دائمی فضیلت کا اعلان کرتا اور ان کے سلسلے میں راجہ کو درج ذیل ہدایات دیتا ہے :

راجہ صبح اٹھ کر رگ یجر سام ویدوں کے ارتھ (مطلب) جاننے والے براہمنوں کا درشن اور پوجن کرے اور ان کا تابع حکم رہے (۷ : ۳۷)

براہمنوں کے پڑھنے اور آچرن کو سمجھ کر (یعنی ان کی علمی اور عملی حیثیت کے مطابق) ان کی ایسی معاش تجویز کرے جو ان کے دھرم کے خلاف نہ ہو اور ان کی حفاظت سب طرف سے اس طرح سے کرے جس طرح باپ بیٹے کی کرتا ہے ۔ (۷ : ۱۳۵)

جو ذات ہی میں براہمن ہو اور براہمن کا کرم (عمل) کچھ بھی نہ کرتا ہو اور مورکھ (یعنی بیوقوف) ہو تو بھی وہ راجہ کو دھرم کا اپدیش کر سکتا ہے اور شودر کیسا ہی ہو وہ اپدیش نہیں کر سکتا (۸ : ۲۰)

لیکن اس کے بعد ہی شودر کے سلسلے میں وہ ان حقائق کا اعلان کرتا ہے ۔

جس دھرم کا بچار شودر کرتا ہے اس راجہ کا راج اس کے دیکھتے ہی دیکھتے مٹ جاتا ہے ۔ جیسے دلدل میں گئو (گائے) پھنس کر مر جاتی ہے ۔ (۸ : ۲۱)

جس راج میں شودر اور ناستک (ملحد) بہت ہیں ، براہمن وکشتری ودیشیہ نہیں ہیں وہ تمام راج قحط و آفت سے پریشان ہو کر جلد مٹ جاتا ہے (۸ : ۲۲)

تو اس کی زبان کاٹ لی جائے اور اگر وہ اس کو یاد کرے تو اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں ۔ بحوالہ الجہاد فی الاسلام /۳۶۶

فوجداری قوانین میں شودر کی حالت زار کا جائزہ منو سمرتی کے درج ذیل اشلوکوں سے لگایا جاسکتا ہے۔

اگر شودر براہمن یا کشتری یا ویشیہ سے سخت زبانی کرے تو اس کی زبان میں سوراخ کیا جائے کیونکہ وہ عضو حقیر یعنی پاؤں سے پیدا ہوا ہے۔ (۸: ۲۷۰)

جو شودر (ارے تو فلانا برہمن سے نیچ) ایسا بآواز بلند براہمن وغیرہ کے نام اور ذات کو کہے تو اس کے منہ میں بارہ انگل کی سیخ آہنی جلتی ہوئی ڈالنی چاہئے۔ (۸ : ۲۷۱)

جو شودر براہمنوں کو غرور سے دھرم کا اپدیش کرنے والا ہے اس کے منہ اور کان میں گرم تیل راجہ ڈالے (۸ : ۲۷۲)

چانڈال وغیرہ جس عضو سے بڑے آدمیوں کے عضو پر ضرب کرے اس عضو کو کاٹ ڈالنا یہی منوجی کا حکم ہے۔ (۸ : ۲۷۹)

ہاتھ کے ضرب سے مارے تو ہاتھ کاٹنا چاہئے، پاؤں کے ضرب سے مارے تو پاؤں کاٹنا چاہئے۔ (۸ : ۲۸۰)

چھوٹا آدمی بڑے آدمی کے ساتھ ایک آسن (نشست) پر بیٹھے تو اس کی کمر میں نشان کر کے نکال دیوے خواہ اس طرح اس کے چوتڑ کو کاٹ دے کہ وہ مرنے نہ پاوے (۸ : ۲۸۱)

غرور سے بدن پر تھوکے تو دونوں ہونٹ چھید ڈالے اور پیشاب کرے تو عضو تناسل کو کاٹ ڈالے اور براز کرے تو مقعد کاٹ ڈالے (۸:۲۸۲)

دنیا کی زندگی میں شودر کا وظیفۂ حیات صرف برہمن کی خدمت ہے۔ اس سے ہٹ کر دولت وغیرہ کمانے کا خیال بھی اسے اپنے دل نہیں لانا چاہئے۔

جو شودر خرید کیا گیا ہو یا نہ خرید کیا گیا ہو اس سے داس (یعنی غلام)

کا کام کرانا چاہئیے کیونکہ براہمن کا داس کرم (یعنی برہمن کی غلامی) کے واسطے ہی سری برہماجی نے شودر کو پیدا کیا ہے (۸ : ۴۱۳)

مالک اگر شودر غلام کو غلامی سے آزاد کرنا بھی چاہے تو وہ آزاد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ غلامی اس کی فطرت میں ودلیعت ہے۔ اس کی اس فطرت کو کون بدل سکتا ہے (۸ : ۴۱۴)

براہمن شودر غلام سے دولت لیوے اس میں کچھ تامل نہ کرے کیونکہ وہ دولت کچھ اس کی ملکیت نہیں ہے وہ بے زر ہے، وہ جو دولت فراہم کرے اس دولت کا مالک اس کا سوامی (آقا) ہے (۸ : ۴۱۷)

اس کے برعکس برہمن کی عزت اس کا پیدائشی معاملہ ہے۔ اس کی عملی زندگی جیسی کچھ بھی ہو اس کے تقدس پر کوئی حرف نہیں آتا۔

جس طرح آگ جلائے یا نہ جلائے تاہم وہ بڑا دیوتا ہے اسی طرح براہمن پنڈت (یعنی عالم) ہو یا مورکھ (یعنی بے وقوف) تو تاہم بڑا دیوتا ہے (۹ : ۳۱۷)

اسی طرح براہمن اگرچہ تمام اعمال ناشائستہ کرتے ہیں تاہم پوجنے کے لائق ہیں اور بڑے دیوتا ہیں۔ (۹ : ۳۱۹)

برہماجی نے ویشیہ کو پیدا کر کے اس کو پشو (یعنی چارپایہ) دیا اور براہمن وکشتری کو تمام رعیت دی (۹ : ۳۲۷)

بڑی ذات، اعلیٰ جگہ سے پیدائش، اصولوں کی پیروی اور اونچی روایات، ان وجہوں سے براہمن سب سے بڑا ہے اور سب ورنوں کا گرو (استاد) اور پربھو (مالک) ہے۔ (۱۰ : ۲)

اور شودر کی نجات اس سے وابستہ ہے کہ وہ اس براہمن کی خدمت کرتا رہے۔ اس لئے کہ اس کی پیدائش ہی اس مقصد کے لئے ہوئی ہے۔

وید پڑھنے والے نیک نام دنیا میں معروف (گرہستھ) براہمنوں
کی خدمت شودروں کو نجات دینے میں عمل افضل ہے۔ (۹ : ۳۳۴)
پاکیزگی و خدمت بزرگان و نرم زبانی و خودی نہ کرنا و ہمیشہ براہمنوں
کی پناہ رہنا یہ سب کام شودروں کو اونچی ذات دینے والے ہیں۔
(۹ : ۳۳۵)

براہمن کی خدمت شودر کا سب سے اونچا کرم (عمل) ہے اس کو
چھوڑ کر وہ جو کچھ بھی کرتا ہے سب نشپھل (بے فائدہ) ہے (۱۰ : ۱۲۳)

یہ تو حال تھا شودروں کا۔ اسی کے ہم جنس چانڈال اور سوپچ وغیرہ کے لئے منو
یہ مقام تجویز کرتا ہے۔

چانڈال و سوپچ یہ دونوں گاؤں کے باہر قیام کریں، برتن
وغیرہ سے محروم رہیں، ان کی دولت سگ و خر ہے۔ (۱۰ : ۵۱)
مردے کے کپڑے پہنیں، اور پھوٹے ہوئے برتن میں کھانا کھائیں
زیور آہنی زیب بدن کریں ہمیشہ گشت کرتے رہیں (۱۰ : ۵۲)
دھرما (مذہبی) آدمی ان لوگوں کے ساتھ دیکھنے اور ملنے کا
معاملہ نہ رکھے، ان کا شادی بیاہ آپس میں ہوتا ہے، اور میل ملاپ
بھی یہ آپس ہی میں رکھیں۔ (۱۰ : ۵۳)
ان کی خوراک دوسروں کے اختیار میں ہے، پھوٹے برتن میں کھانا
دینا چاہئے، اور یہ لوگ وقت شب گاؤں و شہر وغیرہ میں پھرنے نہ
پاویں۔ (۱۰ : ۵۴)
یہ لوگ نشان ذات سے مشمول ہو کر بحکم راجہ ملک کے کام کرنے
کے واسطے دن میں پھریں اور جس مردہ کا کوئی رشتہ دار مر گیا ہو اس کو لے
جائیں۔ مذہب کا یہ فرمان ہے۔ (۱۰ : ۵۵)

یہ لوگ بحکم راجہ موافق طریق شاستر کے قتل لائق آدمیوں کو قتل کریں، اور انھیں مقتولوں کا کپڑا و پلنگ و پارچہ و زیور لیویں (۱۰: ۵۶) اور آخر میں ایک بار پھر منو کی ہدایات کی روشنی میں شودر و برہمن کی جداگانہ حیثیتوں کا موازنہ کرتے چلیے۔

جو شودر اپنا خدمت گذار اور اپنی پناہ میں ہے اس کو جوٹھا غلہ اور پرانا کپڑا و لغیر ساز کا دھانیہ و پرانی چارپائی و گھر کا پرانا اسباب دینا چاہئے (۱۰: ۱۲۵) شودر طاقت رکھتا (سمرتھ) ہو پھر بھی دولت جمع نہ کرے کیونکہ دولت پاکر براہمن ہی کو تکلیف دیتا ہے۔ (۱۰: ۱۲۹)

براہمن یگیہ کے لئے شودر سے کبھی دھن نہ مانگے، اگر مانگ کر اس دھن سے یگیہ کرے تو دوسرے جنم میں چانڈال ہوتا ہے۔ (۱۱: ۲۴)

جو براہمن شودر سے دھن لے کر اگنی ہوتر کرتا ہے وہ شودر ہی کا ہمجنس (رتوج) ہے۔ اس کو کچھ پھل نہیں ہوتا اور وید پڑھنے والے براہمنوں میں ننندت (قابل نفرت) کہلاتا ہے۔ (۱۱: ۴۲)

براہمن اپنی پیدائش ہی سے دیوتاؤں کا دیوتا ہے اور اس کا فرمان (اپدیش) سب کو ماننے کے لائق ہے۔ یہ باتیں ویدہی کی بیان کردہ ہیں اور ویدہی ان کا سبب ہے (۱۱: ۸۴)

بلی، نیولا، نیل کنٹھ، مینڈھک، کتا، گوہ، الو، کوا، ان میں سے کسی ایک کو مارنے کا وہی کفارہ ہے جو شودر کو قتل کرنے کا ہے۔ (۱۱: ۱۳۱)

براہمن کا تپ (ریاض) برہم گیان (یعنی تعلیم مذہب) ہے، کشتری کا تپ حفاظت عالم ہے۔ ویشیہ کا تپ زراعت وغیرہ ہے، شودر کا سیوا ہے۔ (۱۱: ۲۳۶)

منوسمرتی کے یہ اشلوک کسی شرح و بیان کی حاجت نہیں رکھتے۔ انھیں دیکھ کر فاشزم کے علمبرداروں کو بھی اپنے ذہن کی نارسائی کا ماتم کرنا ہوگا۔ یقیناً جس مذہب کے یہ عقائد ہوں اس کے پیروؤں کی طرف سے عام ابنائے انسانیت کے ساتھ عدل و انصاف اور آزادی و مساوات کے برتاؤ کا تو کیا سوال پیدا ہوتا ہے، اپنے ہم مذہب افراد و جماعات کے سلسلے میں بھی ان سے کسی ایسی روش کی توقع رکھنا اس سے ذرا بھی مختلف نہ ہوگا کہ کوئی شخص آگ سے اپنی پیاس بجھانے کی توقع کرے۔ آج ہندوستان میں ہریجن آبادیاں اور دوسرے پچھڑے ہوئے طبقات جس حالت زار کا شکار ہیں وہ اس حقیقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

یہودیت

ہندو مت کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا قدیم مذہب یہودیت ہے جس کے ماننے والے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں[1]۔ لیکن اس کے اوپر قومی تفوق اور نسلی برتری کی چھاپ اتنی گہری ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اس سے غیر قوموں کے ساتھ عدل و انصاف اور اخوت و مساوات کے برتاؤ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان عزیز قدروں کو روبکار لانے کے سلسلے میں نہ تو یہودیت کا کبھی کوئی بین الانسانی کردار رہا ہے اور نہ کبھی اس نے اس کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے برخلاف آج بھی کتاب مقدس میں ایسی بے شمار آیات موجود ہیں جو علی رؤس الاشہاد یہودی قوم کی

---

[1] واضح رہے کہ اس سے ہماری مراد موجودہ یہودیت ہے، جو یہودی قوم کی ایجاد کردہ ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس نام سے کوئی مذہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ سے صرف ایک مذہب نازل ہوا ہے اور وہ ہے اسلام۔ یہودیت اور عیسائیت وغیرہ اسی کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔ اسی طرح کتاب مقدس جو ان مذاہب کی علمبردار ہے وہ خود یہودی اور عیسائی تحریفات کی ستم خوردہ ہے۔ پس ہماری گفتگو موجودہ یہودیت اور مسیحیت سے ہے جیسی کچھ کہ وہ ان کتابوں میں موجود ہے۔ نہ وہ حقیقی اسلام جسے بعد میں یہودیت اور عیسائیت کا نام دے لیا گیا۔

نسلی برتری کا اعلان کرتی ہیں۔ بزرگ و برتر خدا جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے اور سارے انسانوں کا پالنے والا ہے کتاب مقدس اسے مخصوص طور پر بنی اسرائیل اور عبرانیوں کا خدا قرار دیتی ہے۔ آیاتِ ذیل کی خط کشیدہ عبارتوں پر نظر ڈالئے :۔

• اور وہ تیری بات سنیں گے اور تو اور بنی اسرائیل کے بزرگ مصر کے بادشاہ کے پاس جانا اور اس سے کہنا کہ خداوند عبرانیوں کے خدا نے ہم کو بلایا ہے۔ اور ہم تین دن کی راہ بیابان میں جائیں گے اور خداوند اپنے خدا کے قربانی گزاریں گے۔

(خروج باب ۳:۱۸)

• بعد اس کے موسیٰ اور ہارون نے اندر جا کر فرعون سے کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ بیابان میں میرے لئے عید کریں ٭ فرعون نے کہا کہ وہ خداوند کون ہے کہ میں اس کی بات مانوں اور بنی اسرائیل کو جانے دوں ؟ میں خداوند کو نہیں جانتا اور میں بنی اسرائیل کو جانے دوں گا ٭ تب انھوں نے کہا کہ عبرانیوں کا خدا ہم سے ملا ہے سو ہم تین دن کی راہ بیابان میں جائیں گے اور خداوند اپنے خدا کے لئے قربانی کریں گے تا نہ ہو کہ وہ ہمیں وبا یا تلوار سے ملے۔

(ایضاً : باب ۵ : ۱-۳)

• اور اس سے کہنا کہ خداوند عبرانیوں کے خدا نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ بیابان میں وہ میری بندگی کریں لیکن تو نے ابھی تک نہیں سنا [1]

(ایضاً : باب ۷ : ۱۶)

یہی نہیں بلکہ ایک موقع پر تو خداوند اسرائیل کو اپنا پہلوٹھا بیٹا قرار دیتا ہے۔

• تب تو فرعون سے یوں کہنا کہ خداوند نے یوں فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا پہلوٹھا بیٹا ہے ٭ سو میں تجھ سے کہتا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری بندگی کرے اور

---

[1] یہی مضمون باب ۹ آیت ۱ و ۱۳، باب ۱۰ آیت ۳ میں بھی آیا ہے۔

اگر اسے نہیں جانے دیتا تو دیکھ میں تیرے پہلو ٹھے بیٹے کو مار ڈالوں گا۔

(ایضاً: باب: ۲۲، ۲۴)

شائد یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اپنے کو مخصوص طور پر خدا کا بیٹا اور اس کا چہیتا تصور کرتے تھے[1]
اور یہ سمجھتے تھے کہ دنیا میں چاہے وہ جو کچھ بھی کرتے رہیں قیامت میں جہنم کی آگ انھیں چند دن
سے زیادہ نہیں چھوئے گی[2] یقیناً جس کسی گروہ کے یہ معتقدات ہوں اس کی طرف سے
عام انسانوں کے سلسلے میں عدل و انصاف اور اخوت و مساوات کے رویہ کی توقع نہیں کی
جا سکتی۔ اور معاملہ کسی قیاس و استنباط کا نہیں۔ اسے تو ان کے مذہب کی باقاعدہ سند
حاصل ہے۔ چنانچہ کتاب مقدس میں اسرائیلیوں اور غیر اسلامیوں کے درمیان بعض یہ
کتاب اجنبیوں اور پردیسیوں کے نام سے یاد کرتی ہے۔ کھلے لفظوں میں امتیازی سلوک
روا رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ کتاب تثنیہ میں ہے:

> ہر سات سال کے بعد تو معافی عمل میں لانا اور معافی کا طریقہ یہ ہے کہ
> جس کسی نے اپنے پڑوسی کو کچھ قرض دیا ہو تو وہ اس کو معاف کرے اور
> اپنے بھائی اور پڑوسی سے اسے طلب نہ کرے کیونکہ یہ خداوند کی معافی
> کا سال ہے۔ پردیسی سے تو طلب کر سکتا ہے مگر جو کچھ تیرا تیرے بھائی پر
> ہے تو اسے معاف کر۔ (باب ۱۵ : ۱، ۴)

---

[1] مائدہ آیت ۱۸ میں قرآن نے بھی ان کے اس دعوے کو نقل کیا ہے۔

[2] اسی طرح بقرہ آیت ۸۰ میں ان کی اس اس خوش فہمی کا تذکرہ موجود ہے۔ خیال رہے کہ
ان مقامات پر قرآن سے ہمارا استدلال ضمناً ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی پیش نظر رہے
کہ قرآن کے عائد کردہ ان الزامات کے جواب میں اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی خاموشی اس بات
کا قطعی ثبوت ہے کہ انھیں یہ باتیں بالکل تسلیم تھیں۔ ورنہ اگر انھیں کوئی اعتراض ہوتا تو قرآن اسے
ضرور نقل کرتا۔ آگے عیسائیت کے ذیل میں بھی یہی بات ملحوظ خاطر رہے۔

تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دے۔ نہ نقدی نہ غلہ اور نہ کوئی چیز جو سود پر قرض دی جا سکتی ہے۔ اجنبی کو تو سود پر قرض دے سکتا ہے مگر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا تاکہ اس ملک میں جس کا مالک بننے کے لئے تو جاتا ہے خداوند تیرا خدا تیرے ہاتھ کے سارے کاموں میں برکت بخشے۔ (باب ۲۲: ۱۹-۲۰)[۵]

یہی نہیں بلکہ کتاب مقدس کے نزدیک کسی شخص کو غلام بنا کر بیچنا بھی صرف اسرائیلیوں کی نسبت سے جرم اور گناہ ہے۔ غیروں کے ساتھ یہ معاملہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ چنانچہ اسی کتاب تثنیہ میں آگے ہے:

اگر کوئی انسان پایا جائے جو اپنے بھائیوں یعنی بنی اسرائیل میں سے کسی کو چرا لے گیا اور اس کو غلام بنا لیا یا بیچ دیا تو چرانے والا مار ڈالا جائے اور تو اس شرارت کو اپنے درمیان سے دفع کر۔

(باب ۲۴: ۷)

مطلب یہ کہ غیروں کا معاملہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بات ہے تو امتیازی سلوک ہی کی تاہم اس سلسلے میں کتاب مقدس کا لب ولہجہ پھر بھی نرم ہے لیکن تالمود کے درج ذیل بیان نے تو اس کی رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔

اگر اسرائیل کا بیل کسی غیر اسرائیلی کے بیل کو زخمی کر دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں، مگر غیر اسرائیلی کا بیل اگر اسرائیلی کے بیل کو زخمی کر دے تو اس پر تاوان ہے۔ اگر کسی شخص کو کسی جگہ کوئی گری پڑی چیز ملے تو اسے دیکھنا چاہیئے کہ وہاں آبادی کن لوگوں کی ہے۔ اگر اسرائیلیوں کی ہو تو

---

[۵] قرآن حکیم میں بھی یہود کے اس دوہرے معیار کی طرف نشاندہی کی گئی ہے ملاحظہ ہو آل عمران آیت ۷۵۔

اسے اعلان کرنا چاہئیے ۔غیر اسرائیلیوں کی ہو تو اسے بلا اعلان دہ چیز رکھ لینی چاہئیے ۔ ربی شموائل کہتا ہے کہ اگر امی اور اسرائیلی کا مقدمہ قاضی کے پاس آئے تو قاضی اگر اسرائیلی قانون کے مطابق اپنے مذہبی بھائی کو جتوا سکتا ہو تو اس کے مطابق جتوائے اور کہے یہ ہمارا قانون ہے ۔ اور اگر امیوں کے قانون کے تحت جتوا سکتا ہو تو اس کے تحت جتوائے اور کہے کہ یہ تمہارا قانون ہے ۔ اور اگر دونوں قانون ساتھ نہ دیتے ہوں تو پھر جس حیلے سے بھی وہ اسرائیلی کو کامیاب کر سکتا ہو کرے ، ربی شموائل کہتا ہے کہ غیر اسرائیلی کی ہر غلطی سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔[۵]

کیا اس کے بعد بھی یہودیت کے علمبرداروں کی طرف سے دوسرے انسانوں کے ساتھ عدل وانصاف اور آزادی ومساوات کے برتاؤ کی توقع رکھی جا سکتی ہے ۔ (باقی آئندہ)

---

۵ بحوالہ تفہیم القرآن ۱/ ۲۲۶

اسلامی معاشرت پر سید جلال الدین عمری کی بعض اہم کتابیں

عورت اور اسلام
عورت کے بارے میں اسلام کا کیا نقطۂ نظر ہے؟ خاندان میں ماں، بیوی اور بیٹی کی حیثیت سے اس کا کیا مقام ہے علم و عمل کے میدان میں اس نے کیا خدمات انجام دی تھیں ۔ قیمت ۲ روپے (اس کا ہندی ترجمہ بھی شائع ہو چکا)

مسلمان خواتین کی دعوتی ذمہ داریاں
عورت کی جد و جہد کا میدان میاں بیوی دینی معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون مطلوب ہے ۔ داعی خواتین کے لئے مطلوبہ صفات ۔ یہ ہیں اس رسالہ کے بعض اہم مباحث ۔ قیمت 1-50

بچے اور اسلام
قیمت ۵۰/- ملنے کا پتہ: مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی